بعون صانع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان
الحمد للہ کہ درین ایام نغمہ دلفریب دو دلکش بہارستان سخن نغمۂ شیرین
چمنستان سخن مصنفہ جناب مرزا فدا علی صاحب عرف منن صاحب منن موسوم
گلشن منن
١٣٢٧ھ
Checked 1973
حسب فرمایش جناب مرزا جعفر علی صاحب عرف پیارے صاحب و جناب سید مرتضی حسین صاحب
عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ بہ حسن تمام باہتمام سید محمد علی ملک
مطبع فیض احمدی لکھنؤ باغ میں مکا چھپا
کریم بخش
قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
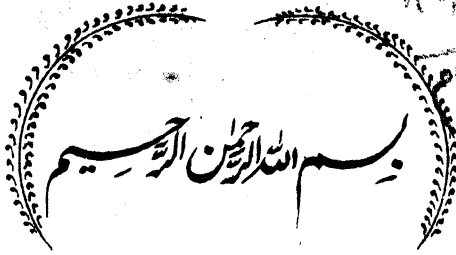
خیال اس چشم خشم آلود کا مشکل سے نکلے گا
یہ کانٹا جان لیکر اب ہمارے دل سے نکلے گا

تصور مرگ عاشق کا بڑی مشکل سے نکلے گا
یہ ایسا غم نہین ہے جو تمہارے دل سے نکلے گا

اگر صورت ملاؤ چاند سے اس حور پیکر کی
زیادہ حسن و خوبی مین مہ کامل سے نکلے گا

نظارہ رخ کا کرنے دو ذرا تم روک لو خنجر
یہی ارمان دم آخر دل بسمل سے نکلے گا

مثال ابر چھا جائے گا تیرے کوچہ مین ظالم
جو نالہ پر اثر ہو ہو کے میرے دل سے نکلے گا

خیال نازکی انکا ہے میری ہر رگ و پے مین
جگر بڑھ بڑھ کے روکے گا جو نالہ دل سے نکلے گا

حسینان جہان غنچون سے بھی نازک زیادہ ہین
وہ گھبرا جائین گے فوراً جو نالہ دل سے نکلے گا

بڑے تیور ہین انکے اور غصہ بھی زیادہ ہے
سوال وصل اب کیونکر لب سائل سے نکلے گا

دہان زخم سے اپنے صدا آتی ہے یہ پیہم
کہ نکلے گا جو مطلب خنجر قاتل سے نکلے گا

کوئی بیچین ہو کر متصل ناقہ کے تڑپے گا
کوئی بیتاب ہو کر پردۂ محمل سے نکلے گا

غبار قیس پھرتا ہے اسی کی تاک مین ہردم
کبھی تو رخ لیلی پردۂ محمل سے نکلے گا

[illegible] کیا [illegible] ہو عشق مین سنبھلو ذرا [illegible]
کوئی بدنام ہو گا راز اگر یہ دل سے نکلے گا

سخت دشوار ترے ہجر مین جینا ہو گا
آہ مین شور قیامت کا قرینا ہو گا

تیغ ابرو کا یہ مقتل مین قرینا ہو گا
قتل وہ کر کے گئے گی ابھی جینا ہو گا

ہجر مین آن کے یہی اپنا قرینا ہو گا
خود کہین دل کہین ساغر کہین مینا ہو گا

وصل کی شب مین ہمارا یہ قرینا ہو گا
لب معشوق پہ لب سینہ پہ سینا ہو گا

گریۂ چشم سے اُٹھے گا جو طوفان فراق
غرق اسمین دلِ مضطر کا سفینا ہوگا

مسکرائے جو ابھی کھول کے منھ یہ غنچے
دل کسی بلبل دلگیر کا چھینا ہوگا

ہجر مین موت جو مانگی تو صدا چرخ نے دی
رنج و غم اور اوٹھاؤ ابھی جینا ہوگا

نوح کا کہتے ہین طوفان جسے اہل جہان
وہ تپ فرقت عاشق کا پسینا ہوگا

لب کوثر وہ عیان ہوگا قیامت مین منن
گریۂ چشم سے جو غرق سفینا ہوگا

لکھا ہے وصف آج جو اُس خوشخصال کا
سارا جہان مقر ہے ہمارے کمال کا

ساقی ہے کنج باغ ہے اور ابر بھی ہے شیخ
بے عذر پی لے وقت نہین قیل و قال کا

لیگا نہ میرے بعد کوئی نام عشق کا
شہرا مرے سبب سے ہی حسن و جمال کا

منظور اُنکو وصل نہین مین سمجھ گیا
دیتے نہین جواب جو میرے سوال کا

وہ بام پر جو آسے ہین اسوقت اے منن
منہ زرد ہو رہا ہے اسی سے ہلال کا

یہ لاغری سے حال ہوا مجھ تباہ کا
ہوا اشتباہ جسم پہ اک برگ کاہ کا

تیغ نگاہ ناز جو مقتل مین جھک پڑی
اک شور بسملون مین اُٹھا آہ آہ کا

حیران ہوکے وہ نگران چارسو ہوئے
اُٹھا جو شور دل سے مرے آہ آہ کا

دل لیکے تم نے ہمسے دغا کی برا کیا
یہ عشق کی سزا ہے یہ بدلا ہے چاہ کا

صیاد بلبلون کو رہا کر بہار مین
لے سر پہ مظلمہ نہ کسی بے گناہ کا

مین ہون علیؑ کے در کا گدا مجھکو ناز ہے
کم اس فقیر سے کہین رتبہ ہے شاہ کا

تربت مین بھی مخل ہین نکیرین اسے منن
سمجھے تھے ہم مقام یہ ہوگا پناہ کا

دستِ وحشت اسطرف تار گریبان لیچلا
اُدسطرف جوش جنون سوئے بیابان لیچلا

پھر ہوا سودائے الفت دل مین سرگرم خرام
پھر ہمین سمجھا کے یہ دل سوئے جانان لیچلا

بیخودی سی چھا گئی بیہوش ہوکر گر پڑی
دل کے ہمرہ ہوش بھی وہ آفت جان لیچلا

طوق اُلفت پڑ گیا گردن مین آتے ہی بہار
جوش وحشت کسکی مُشکین سوئے زندان لیچلا

خوف اے واعظ اسے کچھ روز محشر کا نہین
جو کہ اپنے دل مین حبِ شاہ مردان لیچلا

جان جائے گو مگر ضبط فغان کرنا مِنن
آج وہ پیمان شکن یہ عہد و پیمان بھلا

تو ہے کسکا اے دل بیتاب تڑپایا ہوا
کچھ تو کہہ منہ سے ہمیں کیون ہے گھبرایا ہوا

کس مرنے کی دل لگی تھی بعد وصل اے ہمنشین
وہ بھی تھے جھینپے ہوئے اور مین بھی شرمایا ہوا

دیکھکر وہ رقص بسمل پوچھتے ہین ناز سے
کیا نگاہِ ناز کا یہ بھی ہے تڑپایا ہوا

مین نے مانا تم نہ تھے پر یہ تو کہیے رات کو
صحن گلشن مین ملا تھا کون گھبرایا ہوا

آج میری سخت جانی سے نہ کچھ بس چل سکا
زور بازو پر بہت قاتل تھا اترایا ہوا

حال زارِ عاشقان سن لو ذرا اے جانِ جان
دیر سے قاصد درِ دولت پہ ہے آیا ہوا

کیا خیالِ حورِ جنت آ گیا ہے شیخ کو
کسلیئے ہے خود بخود اسوقت گھبرایا ہوا

اُنکے دستِ نازنین مین دل مرا گویا مِنن
شاخ گل مین ایک یہ غنچہ ہے مرجھایا ہوا

پوچھتے کیا ہو کہ کیونکر دل مرا جاتا رہا
ہو گیا اک ماہوش کا مبتلا جاتا رہا

ہٹ گیا دل جب سے غیرون سے ہوئی ملتفت وہ
وضع کا پابند تھا آتا رہا جاتا رہا

درد ہائے دل کی دینے کو گواہی ہجر مین
رنگ چہرے کا فقط آتا رہا جاتا رہا

یار نے پہلو مین اپنے دی جو محفل مین جگہ
سب شکایت مٹ گئی سارا گلا جاتا رہا

بیکسونکی تیرے لیتا ہی نہین کوئی خبر
اک دل غربت زدہ تھا باوفا جاتا رہا

کج ادائی سے کسیکی مٹ گئی دل کی امنگ
پست ہمت ہو گئی سب حوصلہ جاتا رہا

دل چرا کر بھولے پن سے پوچھنا انکا ہائے
کس طرح یہ گم ہوا کیونکر بھلا جاتا رہا

کوے جانان جب سے چھوٹا آہ ہمسے اے مِنن
وہ مذاق باہمی وہ سلسلا جاتا رہا ۞

دل سے خیال زلف اٹھایا نہ جائیگا
بیخود ہین ہمسے آپ مین آیا نہ جائیگا

صدمے اٹھا دن مفت کی کیا یہی ظلم ہے
دانستہ بزم غیر مین جایا نہ جائے گا

خنجر اٹھا کے کہتے ہین وہ میرے قتل پر
یہ خون بے گنہ ہے بہایا نہ جائے گا

مارا ہے جس نے دل کو وہی دفن بھی کرے
اس کا مزار ہمسے بنایا نہ جائے گا

دل سے تمہاری یاد کو کیونکر اٹھا دنین
ویران گھر ہوا تو بسایا نہ جائے گا

انکار وصل دیکھیے کرتے ہین اسطرح
ہمسے کسی کے گھر پہ تو جایا نہ جائیگا

آنچل وہ رخ پہ ڈالے ہین کسواسطے منن
خورشید ابر مین تو چھپایا نہ جاسے گا

اثر اسے آہ سوزان تجھہ مین پیدا ہو نہین سکتا
تو بار آور مرا نخل تمنا ہو نہین سکتا

عیادت کو مریض غم کی وہ تشریف لاتی ہین
چلی جاسے قضا اب دخل تیرا ہو نہین سکتا

جگر مین چٹکیان لیتا ہے جسدم یاد آتا ہی
کسی کا وصل مین کہنا کہ ایسا ہو نہین سکتا

حسینان جہان بیٹھے ہین پہلو مین مری آکر
پلٹ جا شام فرقت آج پیدا ہو نہین سکتا

منن دل ان حسینون کو تمہین ہرگز نہ دینا تھا
کسی پر اس زمانے مین ہمدرد سا ہو نہین سکتا

بعد گلچین کے جو گلزار مین صیاد آیا
ستم ایجاد گیا بانی بیداد آیا

کونسا سانحہ فرقت مین اسے یاد آیا
آہ کے ساتھ جو لب تک دل ناشاد آیا

سوے گلشن جو کوئی بانی بیداد آیا
بلبلین عشق ہو ئین غنچون کو غذا یاد آیا

پیشوائی کو وہین اڑکے بگولے پہنچے
جانب دشت جو مین لیکے دل ناشاد آیا

کیون تڑپتا ہے تو رہ رہ کے مرے پہلو مین
کیا تجھے اے دل بیتاب کوئی یاد آیا

صدمے فرقت کے سہے قید جفا بھی جھیلی
جب سے اس حور پہ اپنا دل ناشاد آیا

بندہ حسن کیا جب سے خدا نے مجھکو
تیرے حصہ مین ستم حسن خدا داد آیا

زخم کہنہ ہرے ہونے ابھی پائے تھے
کہ پے مشق جفا وہ ستم ایجاد آیا

رحم کچھ انکو مرے حال پہ آیا منن
بیڑیان کاٹنے اسوقت جو حداد آیا

قسمت لڑی ہے میری خدا مہربان ہے اب
ہو جاسے وصل آج یہ مجھکو گمان ہے اب

نالہ کبھی ہے آہ کبھی ہجر یار مین
بتلاؤ تو یہ کونسا طرز فغان ہے اب

مدت ہوئی ہے عشق سے توبہ کیے ہوے
کیا پوچھتے ہو تم دل مضطر کہان ہے اب

اقرار وصل آپ نے کیا اس سے کرلیا
پہلو مین میرے دل جو بہت شادمان ہے اب

کیونکر بچے گا ایسے نشانے سے دل مرا
انکی نگاہ تیر ہے ابرو کمان ہے اب

مرجھاے گل ہین پتون کے منہ زرد باغ مین
فصل بہار کہتے ہین کسکو کہان ہے اب

کیا اور گل کھلائیگا گلشن مین نیا
مصروف سیرِ صحنِ چمن باغبان ہی اب

مُرجھا گیا ہے دل کا کنول ہو قریبِ مرگ
مَنّ بہار جا چکی فصلِ خزان ہی اب

چہچہہ زن ہے جوابِ صحنِ چمن مین عندلیب
فصل گل کے جاتے ہی ہوگی محن مین عندلیب

ہوگیا سرسبز گلشن آگئی فصلِ بہار
مژدہ اے صیاد پھر آئی چمن مین عندلیب

کھلکھلا کر ہنس دیے غنچہ چمن مین اسلیے
اب نہین پھولے سماتی پیرہن مین عندلیب

طرز سیکھے نالہ و فریاد کا ہم سے ابھی
بحث کیا کرتی ہے افلاکِ سخن مین عندلیب

قصۂ فرقت زبانی سنکے یہ مجھسے کہا
رکھدیا تیرا لقب اس انجمن مین عندلیب

خوش بیانی ختم ہے جادو بیانی ختم ہے
بزم مین طوطی ہے تو صحنِ چمن مین عندلیب

باغبان نے چھولیا آکر اگر اک پھول بھی
ہوگئی اس صدمہ سے بسمل چمن مین عندلیب

بعد مرنے کے ہی بوے گل مین یہ لپٹی ہوئی
کیا نصیبا ہے کہ ہے ایسے کفن مین عندلیب

دل مین ہی نشو و نما داغون کا ہی فصلِ بہار
کس لیے آتی نہین میرے چمن مین عندلیب

دل جگر اس طرح اونکی زلف و لب مین ہین اسیر
احل ہون جیسے یمن مین اور چمن مین عندلیب

دوستون سے جب ملے اے دل وہی ہین جھپجے
مین نہین آیا ہون آتی ہے وطن مین عندلیب

دھوم ہوگی ہند مین اب خوش بیانی کی مَنّ
ہون خدا کے فضل سے طرزِ سخن مین عندلیب

ب

جذب نے آج دکھایا یہ اثر آپ سے آپ
غیر کے گھر سے وہ اُٹھ آے اِدھر آپ سے آپ

جب مین جانون کہ اثر کچھ ہی مری آہو نمین
چارہ ساز وہ چلے آئین مگر آپ سے آپ

اللہ اللہ نظر پڑتی ہے جب اُس بت پر
دو دہری ہوتی ہے نزاکت سے کمر آپ سے آپ

کیا ہدف ناوکِ مژگان کا بناوگے مجھے
دیکھتے ہو جو مری جان اِدھر آپ سے آپ

کیا وہ پھر آج رقیبون کے یہان آتے ہین
بے سبب تو نہین یہ درد جگر آپ سے آپ

چلے جانا ابھی کیا جلدی ہے شب باقی ہی
آنکھ کھل جائیگی ہنگامِ سحر آپ سے آپ

پردۂ شب مین وہ چھپ کر جو چلے آئینگے
رشکِ فردوس بنے گا مرا گھر آپ سے آپ

فرطِ الفت سے وہ رو دینگے بہت اے مَنّ
میرے مرنے کی اُنھین ہوگی خبر آپ سے آپ

ت

سرو قامت ہی تمہارا جو شجر کی صورت
تو یہ ابھرا ہوا جوبن ہی ثمر کی صورت

ہو مقابل گل عارض سے تری کیا ہی مجال
کچھ نہین ہے ترے آگے گل تر کی صورت

نالے کرتا ہون نہین ہر روز تری فرقت مین
کہین دکھلائے خدا جلد اثر کی صورت

وہ صنم کان جواہر ہے سراپا واللہ
لب ہین یاقوت تو دندان ہین گہر کی صورت

خاک ہو ہو کے گرین گے ابھی یہ تو افلاک
آہ اس دل سے جو نکلے گی شرر کی صورت

واقعہ طور کا پھر آج جہان مین ہوگا
پردۂ در سے وہ نکلین گے قمر کی صورت

ماہ سے دیتے ہو تمثیل غلط ہے مَنَن
تمنے دیکھی بھی ہے اس رشک قمر کی صورت

ٹ

نگاہ ناز نے کچھ اسطرح لگائی چوٹ
اُتر کے دل سے جگر تک ہمارے آئی چوٹ

شب وصال نہ پوچھو کہ ہجر مین کیا کیا
ترے فراق مین کمبخت دل نے کھائی چوٹ

تڑپ کے ہو گیا بے ہوش صورت موسیٰ
کسی کی دید سے اس دل نے یہ اٹھائی چوٹ

تمہارے تیر نظر سے نہ بچ سکا کوئی
اگر جگر سے بچائی تو دل پہ آئی چوٹ

بدل بدل کے وہ تیور جو مسکرائے مَنَن
سنبھل سنبھل کے مرے دل نے خوب کھائی چوٹ

ث

مین ہون غربت مین گرفتار محن کیا باعث
کاٹے کھاتی ہے مجھے یاد وطن کیا باعث

کیا اسے طرز فریب اور کوئی یاد آیا ہے
مجھسے وہ بت جو ہوا گرم سخن کیا باعث

ہے دہن غنچہ سربستہ کمر ہے معدوم
لب سے شرمندہ بھی ہے برگ سمن کیا باعث

نام انصاف اسی جور کا ہے کیا ظالم
غیر کو عیش مجھے قید محن کیا باعث

زخم دل آج ہے بے رنگ خدا خیر کرے
درد ہوتا ہے کبھی گاہ نہین کیا باعث

عشق و غنا مین مرے جاتے ہین اہل دنیا
اسے کہتے بھی ہین پیر دار محن کیا باعث

طبع نازک پہ ہی کیا بار گران کچھ ہے تو کہو
کس لیے آج ہے ماتھے پہ شکن کیا باعث

باغبان شاد ہی بلبل بھی ہو خوش ای مَنَن
اب تو کچھ اور ہی ہے رنگ چمن کیا باعث

ج

ہین پریشانی سے مضطر آپ کس کے غم مین آج
دست رنگین اٹھ رہے ہین کس لئے ماتم مین آج

تم نہین ہو تو بتاؤ کون ہے ایسا حسین
دھوم کس کے حسن رعنا فرد کی ہی عالم مین آج

کام اُن بانکی اداؤن نے کیا میرا تمام | دم نکلجاے گا اپنا آہ کوئی دم مین آج
اک رقیب روسیہ کے مرگ سے جاری ہین اشک | المدد اسے ضبط وہ روتے ہین کسکے غم مین آج
یا الٰہی خیر کرنا تو دل گم گشتہ کی | پھرتی ہے تصویر اسکی میری چشم نم مین آج
اے جوانان جہان مین وہ جوانا مرگ ہون | خون کے روتی ہے آنسو موت جسکے غم مین آج
کس بلا کا سامنا ہے خیر کرنا لے خدا | دل پھنسا جاتا ہے میرا گیسوے پرخم مین آج
شرم سے وہ چپ ہین مین غیرت سے بزم غیر مین | ہے مزے کی دل لگی دونون ہین اک عالم مین آج

یاد ہے کل شب کی ہاتا پائی اے منن
اب نہین آنے کے وہ بھولے سے تیرے دم مین آج

ج

پہلو مین یار جب نہین سارا جہان ہے ہیچ | ساغر شراب ہیچ ہے پیر مغان سے ہیچ
وہ بت مجھے ملے میری قسمت بھلا کہان | ایسا خیال ہیچ ہے ایسا گمان ہے ہیچ
مہمان رات بھر کا ہون تشریف لائیے | آنا سحر کو آپ کا جان جہان سے ہیچ
مجروح دل جگر نہ ہوا جس سے جان جان | تیری قسم نظر مین وہ تیر و کمان ہے ہیچ
یون تو ہزار ہا ہین حسینان خوبرو | لیکن تمہارے سامنے سارا جہان ہے ہیچ
ہم کو فراق یار مین دونون ہین ایکسان | فصل بہار ہیچ ہے فصل خزان سے ہیچ
توبہ کرو مین توبہ کرون گا بہار مین | اے شیخ یہ خیال غلط یہ گمان ہے ہیچ
ہے زندگی تو آئیگی پھر فصل گل یہان | اے عندلیب صبر کر آہ و فغان ہے ہیچ

ہو دشت کربلا مین زیارت حسین کی
بیٹھے ہو کیا منن کہ یہ ہندوستان ہے ہیچ

ح

وہ تیغ کھینچے ہوے آئے ہین قضا کیطرح | اتار لے کھو مانی سے اس ادا کیطرح
الٰہی خیر ہو دل آج کل پریشان ہے | خیال زلف سے ہے لپٹا ہوا بلا کی طرح
انہین سے زندگی اور موت عاشقونکی ہے | یہ بت خدا تو نہین پر ہین ناخدا کی طرح
کھینچی تو آپ کی تلوار نے قیامت کی | نگاہ پھیر لی معشوق بے وفا کی طرح
مجھے تو درد محبت نے وہ دیا ہے مزا | دعا مین مانگتا ہون پھر اُٹھے بلا کی طرح
گلے مین [illegible] اچھی طرح [illegible] | کہ صبح آگئی سر پر مرے بلا کی طرح
[illegible] دل [illegible] | [illegible] مکان بھی ہے خانہ خدا کی طرح

وہ وقت قتل یہ ہنس ہنس کے مجھسے کہتے ہین — ملینگے خون ترا ہاتھ مین حنا کی طرح
مہ جار وہ کہتے ہین جسکو اہل جہان — وہ اُن کے سامنے ہے نقش پا کیطرح

یہ شوق چاہتا ہے آج اپنا اے معین
وہ خون دل کا ملین ہاتھ مین حنا کیطرح

خ

ساز غیرون سے ہی ہم اے چرخ — مجھپہ کرتا ہے کیون ستم اے چرخ
ہجر دلبر مین یہ ہوا ہون نحیف — چل نہین سکتا دو قدم اے چرخ
اسقدر کجروی نکر ہم ہین — کشتۂ خنجر ستم اے چرخ
تری گردش سے غیر ہون پامال — مجھپہ خالق کا ہے کرم اے چرخ
قابل رحم حال ہے اپنا — اور کرتا ہے تو ستم اے چرخ
حرج کیا تھا ترا کہ ہم اور وہ — دو گھڑی بیٹھتے بہم اے چرخ
دور مین تیرے پی دوا بھی اگر — حق مین میرے ہوئی وہ سم اے چرخ

ہجر کا غم بہت ہے معین کو
اب نہ دے اور کچھ الم اے چرخ

دال

تربت یہ میری کہتے ہین مجھپہ باوفا کے بعد — بتلا کہ تو نے چین بھی پایا قضا کے بعد
جبتک ہی اُنکے پاس نہین قدر کچھ انہین — پچھتائینگے بہت وہ دل باوفا کے بعد
لیکر گئی ہے باد سحر اب وہان پیام — قاصد سلام کہنا مرا تو صبا کے بعد
پوچھین بیان کا حال تو یہ کہنا نامہ بر — تیرا ہی ذکر خیر ہے ذکر خدا کے بعد
جسدم گلے سے اُنکو لگایا شب وصال — غل بے حجابیون نے مچایا حیا کے بعد
بے چین ہو گئے محفل اغیار مین بہت — نالے کرونگا جبکہ مین آہ رسا کے بعد
کیا خوب کر رہے ہین علاج مریض غم — کرتے ہین جام زہر عنایت دوا کے بعد
قاصد جواب خط کا سنائیگا اب کسے — آیا پلٹ کے بھی تو ہماری قضا کے بعد
اچھا طریقہ سیکھے ہے قتل کا — تیر مژہ لگاتے ہو تیغ ادا کے بعد
کرتے ہین جور اور پشیمان بھی ہوتے ہین — تو یہ بھی کرتے جاتے ہین ظلم و جفا کے بعد
کیونکر خیال امت عاصی نہ ہو انھین — ہین فخر کائنات محمد خدا کے بعد

رنگ اور شوخ ہو گا یہ کہدو ذرا معین

دل کا ہمارے خون ملین وہ حنا کے بعد

ڈال

اُس بت کو ہے جو شعلۂ رخسار پر گھمنڈ / کرتا ہون مین بھی آہ شرربار پر گھمنڈ

خود آئین گے تمہارے خریدار دوڑ کر / یوسف نہین جو تم کرو بازار پر گھمنڈ

سہرا اس کے سر پہ ہے جو ہو تمہارے پاس / یون تو ہے سب کو طرۂ طرار پر گھمنڈ

مشکلکشا سے دہر مین حاجت روا ہے / ہو کسطرح نہ حیدر کرار پر گھمنڈ

کھینچے ہین جور قیب تو کھینچے دو اے منن
کیا خاک ہم کرین دل بیمار پر گھمنڈ

ذال

بھیجے ہین یار کو خط لکھکے جو اکثر کاغذ / رکھتے ہین اپنا دماغ عرش برین پر کاغذ

چلبلا شوخ ہو کسن ہو جو اس محفل مین / دینا اس حور کو اے میرے پیمبر کاغذ

خط اُسے دیکے مرا نام جو لیگا قاصد / چاک کر ڈالے گا فوراً وہ ستمگر کاغذ

حال بیتابئ دل تھا جو رقم نامہ مین / بنگیا پارہ مین اُس بت کے کبوتر کا کاغذ

کشش عشق سلامت ہے تو دکھلادونگا / خود بخود جائیگا اُس جا مرا اوڑکر کاغذ

صاحب الامر کی خدمت مین پہنچ جائین / لکھکے دریا مین بہاتے ہین جو اکثر کاغذ

خون دل سے جو لکھا نامہ منن اُس بت کو
بنگیا رشک گل احمر کا کاغذ

رے

دیکھکر اس حور کی زلف پریشان تا کمر / چاک وحشت مین کیا اپنا گریبان تا کمر

ہے کسی لیلے صفت کے عشق مین پامال / مثل مجنون چاک ہے سارا گریبان تا کمر

اشکباری گر کریگا انکی زلفون کا اسیر / ڈوب جائیگی ابھی دیوار زندان تا کمر

دیکھ پائے ناخن پا کو جو تیرے اے صنم / ڈوب جائے ابر مین یہ ماہتابان تا کمر

ایک جام مے پہ رندون مین یہ حجت ہو گئی / میان سے کھنچ کھنچ گئی شمشیر بران تا کمر

نیمچہ نیچی نگاہون سے جو تنے سر کیا / رہگئے کٹ کٹ کے سارے دلفگاران تا کمر

ہجر کی شب مین یہ کیا مجھکو بہا لیجائیگا / آگیا سیلاب اشک چشم گریان تا کمر

قید الفت مین جو کھینچی آہ سوزان اے منن
راکھ ہو کر رہگئی دیوار زندان تا کمر

دکھلادونگا اثر اُنکون کا سر گرم فغان ہو کر / ہلادونگا فلک کو مین نحیف و ناتوان ہو کر

کبھی تو ہمکو بھی دیکھو نگاہ لطف سے اے جان
کبھی تو پاس آجاؤ ہمارے مہربان ہوکر

تمہارے حسن کی شہرت ہوئی ہو کیکر مرنے سے
تمہارا نام روشن کر دیا خود بے نشان ہوکر

ابھی کل تک جو دم بھرتے تھے غیروں کی محبت کا
خدا کی شان وہ آتے ہین مجھپر مہربان ہوکر

تمہاری یاد دل مین چٹکیان لیتی ہے رہ رہکر
اُسے تکلیف دیتی ہے اُسکی میہمان ہوکر

رہون اس حال مین کسطرح زندہ یہ تو سمجھو تم
نہان رہتے ہو نظر دن سے میری روح روان ہوکر

بہت اغیار کی چاہت پہ غرا تھا او تھین لیکن
دکھا دون گا اگر ضبط فغان کا ناتوان ہوکر

یہ بچپن ہی غضب کا جب ہے تیرا او جفا پیشا
کرے گا حشر ہی ظالم تو اکدن نوجوان ہوکر

کہو منن کوئی حسرت تو اب دل مین نہین باقی
کسی کا وصل مین کہنا یہ ہائے مہربان ہوکر

زے

مضطرب بقتل مین مجھکو آج ای قاتل نہ چھوڑ
نیم بسمل کو خدا کے واسطے بسمل نہ چھوڑ

مسکرا کر او ستمگر اور اک اوچھا سا ہاتھ
مجھکو محروم قضا لللہ اے قاتل نہ چھوڑ

مضطرب مجنون ہے ای لیلی تری دیدار کا
شرم کا پردہ اُٹھا دے پردہ محمل نہ چھوڑ

منزل الفت ہے ایدل رہ یہان ثابت قدم
قتل ہو جا شوق سے پر دامن قاتل نہ چھوڑ

ہے یہی وقت ای منن اب چوکنا بیکار ہے
اے شہید ناز تو بھی دامن قاتل نہ چھوڑ

زے

پھر سنا دے مجھے ذرا آواز
کیا ہی دلکش ہے دلربا آواز

نغمہ سنجی نہ پھر کرے بلبل
جو سنے تیری مہ لقا آواز

سنکے نالون کو میرے وہ بولے
یہ ہے کچھ گوش آشنا آواز

حسرت وصل لے کے جاتا ہون
آے گی یہ پس فنا آواز

دشت غربت مین بھی تصور سے
مین سنون گا تری سدا آواز

اُسکی تعریف کیا ہو اے منن
بھولی صورت ہے دلربا آواز

سین

یون ہی ہجوم یاس مرے دل کے آس پاس
جس طرح ابر ہو مہ کامل کے آس پاس

جب سے کہ غرق بحر محبت ہوا ہے دل
رہتا ہون بحر عشق کے ساحل کے آس پاس

اک ہاتھ پھر لگا دے کہ ہو کام ہی تمام
قاتل کوئی نہین تری بسمل کے آس پاس

حسرت الگ ہے یاس و تمنا جدا جدا
تیماردار جمع ہین بسمل کے آس پاس

یہ قید ہون گے فصل بہاری مین آہ آہ
صیاد پھر رہا ہی عنادل کے آس پاس

میت لحد مین رکھ کے یہ غائب ہوے عزیز
آتا نہین ہے ایک بھی منزل کے آس پاس

دیکھا ہے اپنی آنکھ سے صحرائے نجد مین
مجنون کی خاک اڑتی ہی محمل کے آس پاس

کیا پھر امتحان وہ سوے قتل گہہ چلا
مجمع ہے کسلیئے میرے قاتل کے آس پاس

پردہ اٹھا کے قیس نے نظارا کر لیا
جب کوئی تھا نہ لیلیٰ محمل کے آس پاس

انجام کار دیکھیے اس کا ہو کیا مضمون
بیٹھے ہین غیر اس مہ کامل کے آس پاس

شین

دل کے لیے ہی ایک دل آزار کی تلاش
اس جنس کیلیئے ہی خریدار کی تلاش

دشمن کی ہی تلاش نہ دلدار کی تلاش
مجھ گمشدہ کو ہی دل غمخوار کی تلاش

اسقدر جو خوگر ستم و رنج ہو گیا
رہتی ہی دل کو میرے جفاکار کی تلاش

ہر وقت کوے یار مین جانیکی فکر ہے
بلبل کیطرح رہتی ہے گلزار کی تلاش

ہی کون سخت جان کہ قاتل کو بار بار
خنجر کی فکر ہے کبھی تلوار کی تلاش

سب مستعد ہین مرنے کو قاتل کی دیر ہے
ہے قافلہ کو قافلہ سالار کی تلاش

اللہ رے جستجو مری مرنیکے بعد بھی
بنکے غبار کرتا ہون مین یار کی تلاش

سامان مے کشی بھی ہے اور باغ بھی ہی شیخ
ساقی کو اب ہی ابر گہربار کی تلاش

اتنا مزا کسی کے ستم مین ہمین ملا
رہتی ہے روز ایک ستمگار کی تلاش

صد شکر آب مل گئی گلشن مین جان جان
مجھکو بہت دنون سے ہی سرکار کی تلاش

دیر و حرم مین خاک اڑاتی ہین اے مضمون
رہتی ہی ہمکو اک بت عیار کی تلاش

صاد

جہانمین لائے کسطرح نہال حریص
بدی کا بدسہے نتیجہ یہ ہی مآل حریص

ہمیشہ حرص و ہوس مین دل گرفتہ رہے
سوائے اسکے نہین اور کچھ مآل حریص

بتاؤ عیش مین کسطرح عمر کٹتی ہے
رہے ہر ایک سے یارب یہی سوال حریص

جہانکے غنچہ تو بیشک ہنسے تمہارے حضور
دگر نہ کھول سکے لب ہو کب مجال حریص

حسین جہان کوئی دیکھا مچل گیا فوراً
ہمارے پاس یہ دل ہی کہ ہی خیال حریص

مطلب یہ بوسے کے کہتے رہیں مجھسے اے منن
کہ یار دہنین ہوتا کبھی نہال حریص

ضاد

ساقی فراق یار مین کیا جام سے غرض
ناکام کو نہین ہے کسی کام سے غرض

مطلب نہ عشق سے نہ آرام سے غرض
جیتا ہون جسکا نام ہے اُس نام سے غرض

سرشار مین تو ہون مے الفت سے ساقیا
شیشہ سے واسطہ ہی نہ ہی جام سے غرض

عاشق ہون تیرے حسن پہ تیری سوا صنم
دلبر کی ہے ہوس نہ دلارام سے غرض

ہے جستجو سے یار مین تکلیف عین عیش
اے چارہ گر نہین غم ایام سے غرض

بیخود کسی کی یاد مین رہتا ہون رات دن
ساقی کی یاد ہے نہ مجھے جام سے غرض

کمبخت بد نصیب دل مضطرب ٹھہر
کچھ بھی نہین تجھے سحر و شام سے غرض

بیخود کسی کے عشق مین ہون کسقدر منن
آغاز کی خبر ہے نہ انجام سے غرض

طوے

اشک آنکھو مین جو بھر آے دم تسطیر خط
پی گیا اس خوف سے مٹ جائیگی تحریر خط

حال مجھہ دیوانہ گیسو کا لکھے گر کوئی
حرف سارے زلف ہو جائین بن زنجیر خط

ہوتے ہی آغاز اُسکے مٹ گیا اُنکا غرور
دیکھہ لی ہمنے جہان مین منقلب تاثیر خط

قاصد اُس لامکان کا کچھ نہین چلتا پتا
کسطرح بھیجون اسے اب کیا کرون تدبیر خط

ہون وہ دیوانہ کہ مرشد قیس لکھتا تھا مجھے
اکثر اس عنوان سے جاری رہی تحریر خط

حال ہیبانی دل لکھا جو مین نے اسے منن
وہ ہوے افسردہ پڑھ کے یہ ہوئی تاثیر خط

ظوے

عشق مین ایک فرنگن کے ہون حیران واعظ
نہ تو کافر ہی ہو نہین اور نہ مسلمان واعظ

جب سے دیکھا ہے مجھے خود مین غلطان واعظ
قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان واعظ

پوچھتا کیا ہے مآل شب ہجران واعظ
مین تو ہون دھیان مین زلفونکے پریشان واعظ

بزم مین اس بت خو شخو کے یہ دیکھا عالم
مضطرب زاہد دیرینہ ہی حیران واعظ

دیکھیے بخشے گا یا نہ مجھکو بخشے گا خدا
کسقدر ہو نہین گنا ہو نسے پشیمان واعظ

آگ دوزخ کی جلائے مجھے کیا طاقت ہے
مین ازل سے ہون غلام شہ مردان واعظ

کچھ نہ پوچھ کہ شب ہجر بسر کیونکر کی
دل کی الجھن سے مجھے ہوگیا ہیجان واعظ

رحم کچھ حال پہ اُس ابر کرم نے کھایا ‌‌ ڈھونڈھتے تھے یہ جسے دیدۂ گریان واعظ
عشق نے ایک بنا رکھی ہی حالت سبکی ‌‌ مین خجل آہ سے نالے سے پشیمان واعظ
فصل گل آتے ہی سب رنج خزان بھولگئے ‌‌ غنچے کرنے لگے مرغان خوش الحان واعظ

نازہ ہوا اُسکی کریمی پہ وگرنہ **منن**
لائق نار ہین نا چیز کے عصیان واعظ

کردن مین تو یہ کہ ہے رخت رنجوان واعظ ‌‌ حواس آپکے اسوقت ہین کہان واعظ
خدا سے حشر مین کہدونگا نازہی تجھپر ‌‌ کچھ ادعاے اطاعت نہین یہان واعظ
گذر نہ ہوسکا اسکا تو کوے جانا نین ‌‌ نہ پہونچی آہ یہ ورنہ کہان کہان واعظ
اب آہ و نالہ بھی دقت سے لب پر آتا ہی ‌‌ ہوا ہون ہجر مین یہ زار و ناتوان واعظ
خرام ناز نے کسکی یہ حشر ڈھایا ہے ‌‌ صدائے نغمۂ بلبل ہے الامان واعظ
شب فراق مین مین سوز عشق سے شب بھر ‌‌ جلا کیا تپ فرقت سے شمع سان واعظ

نہ جانے جوش جنون مین چلا گیا کس جا
کہین ملا نہ **منن** کا ہمین نشان واعظ

عین

شکوا کرتے ہین تو ہوتی ہی مروت مانع ‌‌ آہ کیونکر کرین ہی ضبط محبت مانع
اپنی قسمت سے ہی شکوہ نہین قاتل کا گلا ‌‌ قتل وہ کرتا نہ ہوتی جو نزاکت مانع
کھینچکر شوق اُسے لائیگا سوے مقتل ‌‌ کہین جانباز کو ہوتی ہے نزاکت مانع
صاف انکار کیا وصل سے آخر اُس نے ‌‌ بیمروت کو ہوئی کچھ نہ مروت مانع
قبر مین ظلم نکیرین کرینگے کیونکر ‌‌ کیا نہ ہو جائے گی حیدر کی شفاعت مانع

جان دینا تھی ضرور آپ کو فرقت مین **منن**
ہوگئی آکے یہ احکام **شریعت** مانع

غین

نرگس ہی آنکھ پھول سے ہی رخ قد یار باغ ‌‌ وہ رونق چمن ہی تو مین ہون بہار باغ
گلچین نہال حسن پہ ہے آشیان مرا ‌‌ بلبل کیطرح مین بھی ہون اک جان نثار باغ
غنچے چٹک کے کہتے ہین مجھسے ہی آبتاب ‌‌ نہر روان کا قول ہی مین ہون بہار باغ
پیری مین وہ شباب کی باتین کہان نصیب ‌‌ اب لوٹلی خزان نے سراسر بہار باغ

فصل خزان مین آئیگی بلبل جو سیر کو

رولوائیگا اُسے بھی منن حال زار باغ

ن

دست وحشت جب بڑھی جیب و گریبانکی طرف
پہلا جوش جنون ہمکو بیابانکی طرف

پھر ہوائے زلف پیچان سے پریشانی بڑھی
پھر خیال بنا گیا اس آفت جانکی طرف

پھر ہوا سودا کہ زلف یار سر مین جاگزین
دل ہوا مائل نسیم سنبلستانکی طرف

بیکسی رو یا کرے بیٹھی ہوئی قبرونکے پاس
حسرتین اپنی رہین گور غریبانکی طرف

پھٹ گیا آخر تڑپ کر دل چلو فرصت ہوئی
تھا یہی کمبخت بس اب ہر آفت جانکی طرف

وہ پریشان ہو گئے کمہلا گیا منہ چاند سا
آگئے بھولے سے جب گور غریبانکی طرف

وہ تصویر مین جو آئے شب کو مجھ بیکس کے پاس
بڑھ گیا دست تمنا اُن کے دامانکی طرف

کیا رہا دنیا مین منن پھر کسیکا اعتبار
دوست دل سا ہو گیا جب دشمن جانکی طرف

قاف

کیون نہ جھیلین ستم و جور و جفائین عاشق
بھول سکتے ہین کبھی انکی ادائین عاشق

دل ہتیلی پہ لئے بیٹھے ہین سب محفل مین
دو اجازت تو ابھی نذر دکھائین عاشق

زلزلے مین ہے زمین غصہ ہے قاتل کو سوا
کہدو مضبوط کمر باندھکے آئین عاشق

ہو خوشی یار کی تو دار پہ بھی چڑھ جائین
مثل منصور دیتے ہین صدائین عاشق

تم نہین سنتے ہوا بیجان تو انصاف ہے شرط
حال زار اپنا کسے جاکے سنائین عاشق

اسقدر مجمع عشاق سے گھبرائے ہین
کہتے ہین اب مرے کوچہ مین نہ آئین عاشق

صدمہ جو دلپہ گذر رہا ہے بیان کیا ہو منن
سنتے ہین وصل کی شب جبکہ اذانین عاشق

کاف

سنا افسانۂ دل سر بسر اول سے آخر تک
ہوے یہ غم رہی با چشم تر اول سے آخر تک

بہت مشکل ہے راہ عشق مین ثابت قدم رہنا
رکھے اسکا خیال اے دل بشر اول سے آخر تک

جہان مین آکے نام قیس کو زندہ کیا مین نے
خوشی سے شام ہجران کی بسر اول سے آخر تک

یہ سامان دل کے بہلانیکا غربت مین مہیا تھا
خیال یار تھا پیش نظر اول سے آخر تک

وہ فرماتے تھے مین نالے تو نہین کرتا ہے مدت سے
دکھایا ضبط دل نے یہ اثر اول سے آخر تک

یہ سوز عشق نے پہونچا شہید ناز کو تیرے
کہ بہ نکلے خون کے بدلے شرر اول سے آخر تک

بیان قاصد کا ہے رو دیا کہتے وہ فرط الفت سے
سنی جب مرگ عاشق کی خبر اول سے آخر تک

نہ بھولوں گا کبھی احسان اے منن کہ فرقت مین
رہا مونس مرا درد جگر اول سے آخر تک

کاف

ہر اک ادا ہے یار کی قاتل الگ الگ
مذبوح جس سے ہین جگر و دل الگ الگ

ہر اک ادا کا یون ہین نرالا رہا جو ڈھنگ
لوٹین گے خاک پر ترے بسمل الگ الگ

دم دیکے راستے مین نہ خط چھین لین رقیب
رہنا پیامبر سر منزل الگ الگ

کسواسطے اُٹھاتے ہو تم ہمکو اے صنم
بیٹھے ہین سب سے ہم سر محفل الگ الگ

اُن کے ستم بھی جور فلک بھی اور ایک ہم
آفت جدا جدا ہے یہ مشکل الگ الگ

وہ کون سخت جان ہے جسکے لیئے یہان
کھینچے ہوے ہین تیغین جو قاتل الگ الگ

دشمن بھی اور دوست بھی ہین کوے یار مین
سب ہو رہے ہین بزم مین شامل الگ الگ

جب سے پیام وصل دیا مین نے ناصحا
رہتا ہے مجھسے وہ مہ کامل الگ الگ

اونکی ادائین مانگتی ہین روز ایک دل
اک دل کے کسطرح بنین سو دل الگ الگ

یہ سخت جانیون سے مری تنگ آگیا
کہتا ہے مجھکو دیکھ کے قاتل الگ الگ

سنکر پیام وصل وہ کہتے ہین ناز سے
بر آئیگی نہ حسرت باطل الگ الگ

مایوس ہو کے عشق مین دیتا ہون جان آج
ارمان دور خواہش باطل الگ الگ

بدقسمتی یہ دیکھو کہ مقتل مین اے منن
رہتا ہے مجھسے خنجر قاتل الگ الگ

لام

ڈھونڈھتا ہے انھین ہونٹونکا اشارا بسمل
تم کہو تو ابھی جی جاے تمہارا بسمل

قاتل اک ہاتھ مین نیرنگ جہان دکھلاے
چشم عبرت سے یہ کرتا ہے اشارا بسمل

میرے دم توڑنے کا دیکھ تماشہ ہے نیا
نزع کے وقت یہ کہتا ہے تمہارا بسمل

کہا قاتل نے سبکدوش کرونگا تجھکو
تیری تکلیف نہین مجھکو گوارا بسمل

تیر مژگان سے ترے پہلے ہوا تھا گھایل
تیغ ابرو سے ہوا ہون مین دوبارا بسمل

نیم جان دیکھ کے مجھکو یہ کہا قاتل نے
آج رخصت ہے غریب ایک ہمارا بسمل

حشر مین خون کے دعوے سے وہ گھبراتے ہین
کہتے ہین چپ رہین اسوقت خدارا بسمل

ایک کا ایک ہے سودائی خدا خیر کرے
تیغ پیاری ہے اُسے تیغ کو پیارا بسمل

خود گلا کاٹ کے رکھدے وہ انھین قدمونپر
دیکھ لے جو تری نظرونکا اشارا بسمل

مرکے ہو جائین نہ کیون مثل نصیری زندہ ۔ یا علیؑ آپ کا رکھتے ہین سہارا بسمل

رکھکے خنجر وہ گلے پر مری کہتے ہین منن
کہ تڑپتا ہی نہین کوئی ہمارا بسمل

کسی بت کو دل مین چھپانے سے حاصل ۔ صنم خانہ کعبہ بنانے سے حاصل
سنا کر وہ مجھکو رقیبون سے بولے ۔ کہ غیرون کی محفل مین جانیسے حاصل
وہ ظالم ہے بے درد سفاک قاتل ۔ اسے درد دل کا سنانے سے حاصل
نہ پہنچے جو یہ تیر باب اثر تک ۔ تو دست دعا پھر اٹھانے سے حاصل
نہ برباد کر زیست ہی چند روزہ ۔ عبث بار الفت اٹھانے سے حاصل
کہو سکتہ عشق نادان سمجھو ۔ ہوا ہمکو یہ دل لگانے سے حاصل
جو عاجز ہو خود جان سے اپنی ایجان ۔ بتاؤ اسے کیا ستانے سے حاصل
جو دیکھا ہے قاصد وہان جاکے کہنا ۔ یہ تھا حال تجھکو دکھانیسے حاصل
خدا بھی اسی کی طرف ہوگا بیشک ۔ قیامت مین کیا ہوگا جانیسے حاصل
ہون اب اور دو اک شہید محبت ۔ یہ ہے اسکا مہندی لگانیسے حاصل
اب آرام سے سو رہے ہین لحد مین ۔ نکیرین ہمکو جگانے سے حاصل
کیا قتل جسوقت اس بت نے مجھکو ۔ مین سمجھا یہ ہے دل لگانیسے حاصل
شکار اجل ہوگیا دم مین قارون ۔ اسے کب ہوا کچھ خزانے سے حاصل
تڑپ جائے عاشق یہ مطلب ہے انکا ۔ نہین پھر تصور مین آنے سے حاصل
یہ ظلم و جفاؤ ستم کس لیئے ہی ۔ جلانے ستانے رولانے سے حاصل
وہ کہتے ہین کسواسطے بند محرم ۔ ابھرتا ہے جوبن دبانے سے حاصل
نہ ایدل کبھی عشق کرنا بتون سے ۔ مصیبت مین دل کو پھنسانیسے حاصل
نہ آئیگا رحم بیدرد ہے وہ ۔ نہین درد دل کچھ سنانے سے حاصل

نہ شانا ہلاؤ کہ سوتا ہے منن
لحد مین اسے کیا ستانے سے حاصل

شیدا ہوئے ہین اک بت مہجبین کے ہم ۔ ہاتھون سے عشق کے نہ رہے اب کہین کے ہم
نرگس بھی ہمکو دیکھکے کرتی ہے آنکھ بند ۔ مارے ہوئے ہین کیا نگہ شرمگین کے ہم

جا کر ہوئے اسیر بلا کوئے زلف مین
جاتی ہے رات وصل کی کچھ تو جواب دو
ای منعمو ہو دولت دنیا تمہین نصیب
دل کی خلش مٹائی کیا درد کو بھی کم
مجنون کیطرح چاک گریبان ہو اجکل
یارب ہزار دن سال وہ یونہین بسا کرین

کتنے مین آگئے دل اندوہگین کے ہم
ہین منتظر تمہاری فقط ہان نہین کی ہم
طالب ہین آسمان سے دو گز زمین کے ہم
مشکور ہین بہت ہدف دلنشین کی ہم
عاشق ہوئے ہین لیلی محمل نشین کی ہم
نقشے کہا کرین دل اندوہگین کے ہم

کیون کر کرین نہ فخر مقدر پہ اسے متین
پہلو مین بیٹھتے ہین بت نازنین کے ہم

غزل

کونسا وہ سر ہے جسمین زلف کا سودا نہین
گلشن عالم مین گل سمجھے کوئی اچھا نہین
اور کچھ ارمان دل مین جان جان جلا نہین
وقت آخر دیکھکر وہ مجھکو فرمانے لگے
وقت آرایش جو کی آئینہ پر اسنے نظر
چشم نرگس بن گئی ہے اشتیاق دید مین
ہوگیا قربان اک عاشق چلو فرصت ہوئی
ہاے وہ جھنجھلا کے کہنا وصل کی شب یار کا
آج کیا جاتی ہوئی دنیا نظر آئی تمہین
کسطرح آخر تڑپ کر رہگیا ارمان وصل
وہم ہے شک ہے گمان ہے بال سے باریک ہے
ہی غنیمت آپ کا دیدار ہی ہوتا رہے
ایک بوسہ وصل کی شب دیکے بولے ناز سے
خانما برباد دل یاد آگیا یادش بخیر
وصل کی شب تیوری بدلے ہوئے بیٹھے ہین وہ
آفرین صد آفرین او بیمروت بے وفا
چتر شاہی کچھ نہین ظل ہما بھی کچھ نہین

کونسی وہ بزم ہے جسمین ترا چرچا نہین
حسن یوسف کا سنا ہے آنکھ سے دیکھا نہین
ایک حسرت وصل کی ہے آپ سے پردا نہین
مہمان کچھ دیر کا ہے اسکا حال اچھا نہین
حسن خود کہنے لگا ایسا حسین دیکھا نہین
کون کہتا ہے کہ گلشن مین ترا چرچا نہین
اسقدر کیون مضطرب ہو کیا کوئی مرتا نہین
چھیڑنا اسطرح ہمکو دیکھیئے اچھا نہین
یون تو ورنہ پیار سے مجھکو کبھی پوچھا نہین
او دل آفت زدہ تونے بھی کچھ دیکھا نہین
اس سے بہتر اور مضمون کو ملتا نہین
یون تو میرے دل مین ایجان جہان کا کیا نہین
میرے ہی سر کی قسم اب اور کچھ کہنا نہین
اک زمانہ ہوگیا جب سے اسے دیکھا نہین
او دل راحت طلب اسوقت مین ڈرتا نہین
نزع کے عالم مین بھی تو دیکھنے آیا نہین
سایۂ دیوار سے بہتر کوئی سایا نہین

ہم نجا ہین زاہد وگر مفت مین جنت ملی
کوچۂ جانان سے بہتر کوئی بھی کو جا نہین

ہو گئے بیہوش موسیٰ بس یہی تھا شوقِ دید
اک نظر بھر کے بھی جلوہ یار کا دیکھا نہین

تو وہ یوسف ہے کہ یوسف کو بھی ہے ارمانِ دید
مصر کے بازار مین کوئی حسین تجھسا نہین

زلف کے پھندے مین آخر خود بخود جا کر پھنسا
لاکھ سمجھایا دلِ بیتاب نے مانا نہین

کوچۂ قاتل مین جا کر ہاتھ سے کھوئین تجھے
او دلِ بیتاب ہمنے اسلیئے پالا نہین

جب ہوے بیہوش موسیٰ حسن بولا ہنس کے یہ
واہ کیا دعویٰ تھا جو اچھی طرح دیکھا نہین

یہ تمہارے حسن روزافزون کی ہے عالم مین دھوم
حسنِ یوسف کا کوئی اب نام تک لیتا نہین

رحم آئیگا کبھی تو تمکو میرے حال پر
خود سمجھ جاؤ گے اکدن مین تو کچھ کہتا نہین

بزم مین دزدیدہ نظرین ہمنے ڈالین بار بار
دیکھنے کیطرح جی بھر کے اونھین دیکھا نہین

اسطرح ہے حسرتِ دیدارِ جانان آج کل
دیدۂ مشتاق نے گویا کبھی دیکھا نہین

عیش و عشرت وصل و راحت سب خوشی مین ہین شریک
بیکسی مین آہ کوئی پوچھنے والا نہین

خیر وہ تو صاف ہی کر بیٹھے انکارِ وصال
او مروت تو نے بھی کچھ بڑھکے سمجھایا نہین

کیون گلِ عارض پہ تمنے زلف بکھرائی نہین
چشمۂ خورشید مین کیون سانپ لہرایا نہین

بزم مین زانو دبا کے یار کا بیٹھے ہین غیر
المدد اے ضبط یہ ہمنے کبھی دیکھا نہین

کچھ دنون حسرت رہی ارمان کچھ دن رہگیا
خانۂ دل کو بھی خالی آج تک پایا نہین

اسکی بیتابی سے شہرت ہے تمہارے حسن کی
یہ وہی مستِ من ہے جسکو تمنے پہچانا نہین

ہمارے پہلو مین اے یار جبکہ تو ہی نہین
تو بزمِ عیش کی کچھ دل کو آرزو ہی نہین

ہمارے دل کا تم ارمان پوچھتے کیا ہو
سوائے وصلِ بتان کوئی آرزو ہی نہین

صراحی و شبِ مہتاب و ساغر و مینا
ہمارے بزم مین سب کچھ ہے یار تو ہی نہین

چلا گیا مرے پہلو سے شکر ہے صد شکر
مجھے تری دلِ بیتاب جستجو ہی نہین

ہوئی ہے جب سے تری حسن منظری کی دھوم
غبارِ قیس کو محمل کی جستجو ہی نہین

اگر نہ تیغ سے مرین ہم تو پھر مرین کسپر
حسین جہان مین کوئی تمسا خوبرو ہی نہین

لباسِ غم ہوا چاک جا بجا ایسا
کہ انمین بخیہ گرو حاجتِ رفو ہی نہین

جفاؤن کی تمہین عادت ہے تو مبارک ہو
مری سوائے وفا کے اور کوئی خو ہی نہین

ہماری آنکھون مین تم شوق سے پھرو آکر
سوائے اسکے جہان مین کچھ آرزو ہی نہین

تمہارے عارض پر نور سے ہی کیا نسبت ؛
گلون مین رنگ نہین رنگ مین یہ بو ہی نہین

سوال وصل پہ دشنام دیکے فرمایا
ہماری بزم مین شائستہ گفتگو ہی نہین

چلے ہین منزل الفت مین بے خطر **منن**
ذرا خیال بد آموزی عدو ہی نہین

ظلم پر ظلم وہ ہر روز کیے جاتے ہین
بیحیا زیست ہے اپنی کہ جیے جاتے ہین

کام دیوانے یہ وحشت مین کیے جاتے ہین
رگ جان سے دل صد چاک سئے جاتے ہین

قتل ارمان ہوے تھے جو ہمارے دل مین
اشک حسرت سے انھین غسل دیے جاتے ہین

دل لیا چین لیا صبر و تحمل چھینا ؛
اور پھر وصل سے انکار کیے جاتے ہین

حسرت و یاس و الم رنج و غم و درد و ملال
بیکسی مین یہ مرا ساتھ دیے جاتے ہین

مضطرب کیون نہ ہون جب وہ کہین وقت رخصت
رونمائی مین دل زار لیے جاتے ہین

اس سے بہتر تھا مجھے کہ قتل ہی کر دیتے آپ
اپنی رخصت کا مجھے داغ دیے جاتے ہین

فرقت یار مین یہ بادہ کشی ہے **منن** ؛؛
مئے اشک آنکھون مین بھر بھر کے پیے جاتے ہین

محفل انشاط کی کہان بزم عدو کہان
اسکا سا رنگ اسمین کہان اسکی بو کہان

اٹھا مذاق اگلی سی وہ گفتگو کہان
جو لکھنؤ تھا پہلے وہ اب لکھنؤ کہان

چڑھتے فلک پہ کوئی گیا کوئی طور پر
سب کو ہے جستجو تری بتلا ہے تو کہان

رستم ہے اب نہ سام ہے نے زال نامور
مٹی مین مل گئے تو رہے جنگجو کہان

کیا پوچھتا ہے تو مرے ارمان ناصحا
جب دل ہی مر گیا تو بھلا آرزو کہان

فرقت نصیب ہم ہین ہمین کچھ نہین خبر
ساغر کہان ہے یار کہان اور سبو کہان

فرقت مین ساقیا تن و جان کسے ہے ہوش
پہلو مین یار ہی نہین جام سبو کہان

بنکے شفق ہوا ہے عیان چرخ پر **منن**
لایا ہے رنگ آہ ہمارا لہو کہان ؛

تیور کسی کے بگڑے ہوے پائے جاتے ہین
اغیار بزم یار مین بلوائے جاتے ہین

آثار جذب عشق کے یہ پائے جاتے ہین
وہ فاتحہ کو قبر پہ روز آئے جاتے ہین

اغیار بدنصیب سے پہنچا ہے رنج کیا — کیون گل سے عارض آپکے کمہلائے جاتے ہین
افشائے رازِ وصل کسی سے نہین کیا — کیون آپ مجھکو دیکھکے شرمائے جاتے ہین

ہم عاشقون کو روز سرِ شام سے متین
جلوے فروغِ حسن کے دکھلائے جاتے ہین

تڑپتے اسطرح ہین حسرت و ارمان مرے دلمین — کہ موجین جسطرح بیچین ہون آغوشِ ساحل مین
اگر جلوہ فگن رہتے ہین وہ غیرونکی محفل مین — تو بتلادین مجھے مسکن یہ کسکا ہے مرے دلمین
بلا کا سامنا تھا آج ناصح کوے قاتل مین — کہ تیغین ڈر گئین چھپ چھپ گئین آغوشِ بسمل مین
نظر کیو اسطرے کٹوائین تھین جو آپ نے پلکین — مثال تیر آ آکے جو چبھین تھین وہ مری دل مین
فشارِ قبر مین بھی حسرت و ارمان ہین سیا تھا اپنے — شریکِ حال دو احباب ہین اس سخت مشکل مین
خدا کے سامنے وہ صاف مکرے ظلم سے اپنے — نہ کچھ بھی کہہ سکا افسوس ہین ہم انکے مقابل مین
نشانِ زخم اسکے سینہ مین موجود ہے ابتک — نگہ کا تیر تیرے چبھ گیا تھا ماہِ کامل مین
کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی ہے نیمجان قاتل — تماشہ یہ نیا دیکھا ہے ہمنے تیری محفل مین
کیا ہے وصل سے انکار جو اچھا کیا تمنے — مجھے بالکل نہین ہے رنج تم نادم نہو دلمین
مین عاجز ہو گیا ہون ابتدا ئی سخت جانی سے — نہ دم نکلا مرا موج آگئی بازوئے قاتل مین
نگاہِ ناز نے پڑتے ہی دلکو لے لیا ہمدم — مصیبت کیا کہون ہین لٹ گیا پہلی ہی منزل مین
نگرے تابیان دلکو سنبھال اپنے ذرا مجنون — کہ لیلےٰ ہو رہی ہے اب بہت بیچین محمل مین
یہ اونکے ناز کے کشتے ہین زندہ ہو نہین سکتے — مسیحا ناز کر دیکھیگا تو اپنی فکرِ باطل مین
ہوے کیون طور پر بیہوش موسیٰ یہ نہین کھلتا — سمایا کونسا جلوا تھا اونکی آنکھ کے تل مین
نہ گھبرا ایدلِ بیتاب اگر تجھپر مصیبت ہے — علی کا نام لے سبکو بچاتے ہین وہ مشکل مین

خدا رکھے جفا کیو اونکی جسکے واسطے مسکن
تمنا پرورش پاتی ہے میرے گوشۂ دل مین

اور کیا چاہیے اب عشق مین ایدل مجھکو — اور سے پہلو مین بٹھایا سرِ محفل مجھکو
سب مین سنتا ہون جو سودائی مرا دل مجھکو — کوئی دیوانہ بتائے کوئی غافل مجھکو
کل شبِ ہجر عجب طرح بسر کی مین نے — دل کو مین روتا رہا اور مرا دل مجھکو
دوست احباب نہین اپنے شریکِ غم مین — پوچھتا کون ہے اس حال مین اے دل مجھکو

جوش پر اُنکی جوانی ہے خدا خیر کرے
کہین آفت مین پھنسائے نہ مرا دل مجھکو

سخت جانی سے مری موج نہ آجائے کہین
اب نہ تکلیف کرو چھوڑ دو بسمل مجھکو

بحر الفت مین لگا یار ہین غوطہ مین نے
موج نے پھینک دیا جب لب ساحل مجھکو

میری دیوانگی عزت مجھے دکھلائے کچہ
قیس و فرہاد کہین مرشد کامل مجھکو

مین کئے جاؤنگا ہر وقت سوال صلت
آپ دیوانہ کہین یا کہین عاقل مجھکو

بھول جاؤن مین ابھی ہجر کے صدمے ساری
اک نظر دیکھ لے وہ مہ کامل مجھکو

خود نہین آیا یہان مین جو نکالا جاؤن
آپ ہی نے تو کیا بزم مین شامل مجھکو

پہلوے غیر مین بیٹھے ہو جلانیکو مرے
یاد کرتے ہو اسی سے سر محفل مجھکو

تو گرفتار بلا ہون مجھے معلوم نہین
کوئی بتلا دے ذرا عشق کی منزل مجھکو

کوچۂ یار مین جسوقت مین تڑپا جاکر
کوئی مضطر مجھے سمجھا کوئی بسمل مجھکو

ایک بوسہ بھی نہ قیمت مین دیا کیا کہنا
مین نہین بیچتا ہون پھیر دو اب دل مجھکو

خواب مین اُنکے گلے سے وہ لگے ہین اپنے
بعد مدت کے ملا آج مرا دل مجھکو

کسطرح ہے وہ کہان ہے یہ بتاؤن کیونکر
آہ معلوم نہین کچہ خبر دل مجھکو

یہ جنون حد سے سوا ہو گیا میرا ممنن
قیس بھی کہنے لگا مرشد کامل مجھکو

کہتے ہین حسن دیا جیب سے خدا نے ہمکو
سیکڑون آتے ہین جانباز ستانے ہمکو

وہ یہان آئین گے اب تیغ لگانے ہمکو
مژدہ تازہ یہ سنایا ہے قضا نے ہمکو

حسن کے جلوے سے منظور دکھائے ہمکو
اسلئے دہر مین بھیجا ہے خدا نے ہمکو

آگیا اپنا مسیحا یہ بڑی خیر ہوئی
ورنہ لقمہ تو بنایا تھا قضا نے ہمکو

اے نکیرین علی آئینگے تو کہدین گے
کچہ فرشتے ابھی آئے تھے جگانے ہمکو

میری بالین پہ اجل آئی تو مین یہ سمجھا
قاصد یار یہ آیا ہے بلانے ہمکو

ترچھی نظرون سے مجھے دیکھکے وہ کہتے ہین
تیر اس طرح سے آتے ہین لگانے ہمکو

دست رنگین کی قسم کھاکے مین کہتا ہون صنم
نیم بسمل کیا اس دزد حنا نے ہمکو

انکھین دو چار نے لوٹا ہے خدا شاہد ہے
ناز و انداز نے اور شرم و حیا نے ہمکو

کاٹ لو شوق سے لو سر بھی جھکایا اچھو
تیغ سے آئے ہو کیا خوب ڈرانے ہمکو

وصل میں بھی نہ کبھی عیش اُٹھایا ہمنے ۔ رنج پر رنج دیئے اونکی حیا نے ہمکو

اسی باعث سے اندھیرا ہے لحد میں منن
مار ڈالا ہے کسی زلف دوتا نے ہمکو

دھڑکا ہے کہ اب وقت سحر دیکھیئے کیا ہو ۔ مضطر ہے شب وصل جگر دیکھیئے کیا ہو
وہ تیغ نزاکت سے اُٹھا ہی نہیں سکتے ۔ ہم دیر سے ہیں سینہ سپر دیکھیئے کیا ہو
ملتی نہیں راحت کسی کروٹ کسی پہلو ۔ ہے آج بہت درد جگر دیکھیئے کیا ہو
ہو مہر کی یا قہر کی کچھ اونکی نظر ہو ۔ اے دل ترے نالون میں اثر دیکھیئے کیا ہو
اس گلشن دنیا میں بھلا کون بھلا ہی ۔ کسطرح ملے ہمکو ثمر دیکھیئے کیا ہو
بسمل کریں کس کس کو کسے جانتے ہیں ۔ شمشیر بکف وہ ہیں مگر دیکھیئے کیا ہو
جلتے ہیں فرشتوں کے جہاں جاتے ہوئے پر ۔ اس کوچے میں اپنا ہے گذر دیکھیئے کیا ہو
اوڑتا ہی دوپٹہ تو سنبھالے کوئی آنچل ۔ دوہری ہے نزاکت سے کمر دیکھیئے کیا ہو
خم وہ ہیں نزاکت سے میں پیری جھکا ہوں ۔ وہ تیغ ہیں اور میں ہوں سپر دیکھیئے کیا ہو

سامان سفر پاس نہیں ہے منن آہ
درپیش ہے اک سخت سفر دیکھیئے کیا ہو

ہ

ظالم نے وقت قتل جو مجھپر لگائے ہاتھ ۔ دل بول اٹھا خدا ہی نظر سے بچائے ہاتھ
مطلب یہ تھا کہ قتل انھیں سے کرینگے ہم ۔ مہندی لگا کے ورنہ مجھے کیوں دکھائے ہاتھ
لی ہیں بلائیں اُن کو قلم کیجیے ضرور ۔ جانجہان یہی ہے بلا شک سزائے ہاتھ
شوخی سے مسکرا کے شب وصل یہ کہا ۔ لوٹیں الٰہی آج جو ہمکو لگائے ہاتھ
کس منہ سے پھر فراق کے شکوے بیان کریں ۔ ملنے کو جیب تک ہے ستمگر بڑھائے ہاتھ
اسوقت دل ضرور ہے مٹھی میں آپکی ۔ جو یہ نہیں تو بیٹھے ہو پھر کیوں چھپائے ہاتھ
بسمل جو مجھکو دیکھا تو ہنس ہنس کے یار نے ۔ دو چار اور زخم نمونہ اسنے لگائے ہاتھ

بل کھا گئی کمر بھی نزاکت سے اے منن
وہ پھول توڑنے کو جو اُسنے بڑھائے ہاتھ

ے

جسکو الفت نہیں وہ کون بشر ہوتا ہے ۔ جس میں سودا نہیں وہ کونسا سر ہوتا ہے
سوز الفت میں ضرور اتنا اثر ہوتا ہے ۔ نالہ جو دل سے نکلتا ہے شرر ہوتا ہے

درد دل ہوتا ہے گہ درد جگر ہوتا ہے — اسی آفت میں مرا وقت بسر ہوتا ہے

چھپکے چھپکے وہ مجھے یاد کیا کرتے ہیں — دل ہی دل میں مری آہوں کا اثر ہوتا ہے

آرہے ہیں وہ عیادت کو مریض غم کی — آج آباد یہ اجڑا ہوا گھر ہوتا ہے

یاد کر لیتے ہیں رہ رہکے وہ اکثر مجھکو — سچ کہا ہے کہ محبت میں اثر ہوتا ہے

بزم عشاق میں فرماتے ہیں مجھسے ہنسکر — کہیئے کسطرح زمانہ یہ بسر ہوتا ہے

حسرتیں اوٹھتی ہیں صف باندھکے بہر تعظیم — دل میں جب ناوک مژگان کا گذر ہوتا ہے

جان پروانوں نے دی شمع ہوئی جلکے تمام — چاک اس غم سے گریبان سحر ہوتا ہے

فاتحہ تربت عاشق پہ وہ پڑھ دیتے ہیں — جب کبھی گور غریبان میں گذر ہوتا ہے

اور بڑھتا ہے مرے دل میں وفاؤں کا خیال — دہان ظلم و ستم و جور اگر ہوتا ہے

ہوکے بیتاب نکل آتے ہیں گھر کے باہر — میری آہوں کا اب اتنا تو اثر ہوتا ہے

ہاتھ رکھدیتے ہیں سینے پہ تسلی کے لئے — میری بیتابی دل کا یہ اثر ہوتا ہے

کچھ نہ پوچھو غم ایام جوانی منن
یہ زمانہ بھی مصیبت میں بسر ہوتا ہے

لکھا ہے خط شوق جو دلبر کے واسطے — قاصد کو دے رہا ہوں پیمبر کے واسطے

احوال کس سے بلبل دل کا کروں بیان — بیچین ہے یہ ایک گل تر کے واسطے

بخشے گا مجھکو کیوں نہ خدا وہ کریم ہے — حب دونگا اُس کو شافع محشر کے واسطے

بلواؤ جلد سوئے نجف مجھکو یا علیؑ — دیتا ہوں تمکو عابد مضطر کے واسطے

کچھ داغ دل اُسے بھی عنایت ہوں جان جان
منن بہت تڑپتا ہے اس بےزر کے واسطے

الٰہی خیر کرنا عشق کی منزل پریشان ہے — ادہر ہی اضطراب دل ادہر قاتل پشیمان ہے

سنا نالہ جو کرتے مجھکو غیروں سے یہ فرمایا — وہی آواز ہے یہ جس سے میرا دل پریشان ہے

نگاہ ناز نے مقتل بنا رکھا ہے عالم کو — کوئی دم توڑتا ہے اور کوئی بسمل پریشان ہے

نکلنا جب کوئی اودھا صبا صحرا میں چلا دی — غبار قیس تھم جا پردہ محمل پریشان ہے

سنا ہے بسر ہو وصال یار اے منن
کہ انکے ہجر میں اپنا دل بسمل پریشان ہے

تونے وہ شکل میری جان بخدا پائی ہے — جس نے دیکھا ہے تجھے وہ ترا شیدائی ہی
آج خنجر بکف آئے ہین سرِ مقتل وہ — دیکھنا یہ ہے کہ کس کس کی قضا آئی ہی
باغ ہی یار ہی اور ابر بھی ہے اے ساقی — مئے گلرنگ پلا جلد بہار آئی ہے
وصل مین اونکی نگہ کا نہ تلون پوچھو — کبھی چھپی کبھی بگڑی کبھی شرمائی ہی
تیغ ابرو سے کیا یار نے گھائل مجھکو — پھر انہین باتون پہ دعوائے مسیحائی ہے
سیر تو یہ ہے کہ وہ سیرِ چمن کو نکلے — اور اک خلقِ خدا اونکی تماشائی ہی
ذکرِ جب وصل کا کرتا ہون تو وہ کہتے ہین — اب یہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہی
کیا کسی غنچہ دہن نے ہی کیا یاد مجھے — بوئے گل لیکے جو تربت پہ صبا آئی ہی

سنکے فریاد مری یار کا کہنا محسنؔ
کوئی پوچھے تو یہ کس ماہ کا شیدائی ہی

مصیبت اپنی کسی کو سنا نہین سکتے — گذر رہی ہے جو دل پر بتا نہین سکتے
نگاہِ یار سے اس دل کو اے ہمدم — ہزار چاہین بچانا بچا نہین سکتے
وہ بدنصیب ہون دنیا مین جسکی قسمت کو — فرشتے چاہین جگانا جگا نہین سکتے
کئے ہین گو کہ مسیحا نے سیکڑون زندہ — تمہارے کشتے کو وہ بھی جلا نہین سکتے
یہ جانتا ہون کہ ہین آنکے منہ چڑھے لیکن — رقیب خاک مین مجھکو ملا نہین سکتے
کیا نہ زیست مین کچھ ہای ہمنے نیک عمل — خدا کو حشر مین صورت دکھا نہین سکتے
مین آنکے تانے کو قتل گہ مین کہتا ہون — وہ میرے خون کا دریا بہا نہین سکتے
نہ عشق یار سے کر منع ہمکو اے ناصح — کہ سرنوشتِ مقدر مٹا نہین سکتے
شبِ وصال وہ تیور بدل کے کہتے ہین — گلے سے تم ہمین ہرگز لگا نہین سکتے
نظارۂ رخِ زیبا کرین کہان یہ مجال — ہم آفتاب سے آنکھین لڑا نہین سکتے

مقابل انکے بھلا ماہ ہی کہان ہو محسنؔ
مثال ان سے کسی کی ملا نہین سکتے

تمہاری تیغ سے ایسی ادا نکلتی ہے — کہ دم کے ساتھ ہی دل سی دعا نکلتی ہی
جو انکی تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے — بدن سے جان دہن سے دعا نکلتی ہی
ہماری قبر پہ وہ بعدِ فاتحہ بولے — کہ اس مزار سے بوئے وفا نکلتی ہی

روا ہے آپ جو کچھ ظلم کیجیے ہم پر
ہمارے منھ سے تو ہر دم دعا نکلتی ہے

چھپے ہوے جو وہ بیٹھے ہین اپنی چلمن مین
دبی ہوئی مری آہ رسا نکلتی ہے

وہ قتل کر کے مجھے ناز سے یہ کہتے ہین
ہماری تیغ سے تیری قضا نکلتی ہے

خدا نظر سے بچاے ہمارے قاتل کو
دہان زخم سے پیہم صدا نکلتی ہے

کبھی تو گور غریبان مین آئین وہ مومن
ہماری قبر سے پیہم صدا نکلتی ہے

تیری جو تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے
بشر تو کیا ہے قضا کی قضا نکلتی ہی

کسی کے ناز سے طرفہ ادا نکلتی ہے
وفا سے ظلم جفا سے وفا نکلتی ہے

ترا ستم بھی ہے بیمثل تو بھی یکتا ہے
تری جفا سے غضب کی ادا نکلتی ہی

فلک کو تھام لو اے حاملان عرش برین
ہمارے دل سے اب آہ رسا نکلتی ہی

چڑھاتے منھ بھی ہین شوخی سے خود بگڑتے ہین
اسی ادا سے ستم کی ادا نکلتی ہے

جو اُنسے وعدہ خلافی کا شکوہ کرتا ہون
تو ہنس کے کہتے ہین کسکی خطا نکلتی ہی

ہوا ہی خون دل زار کیا تہ گردون
شفق جو سرخ برنگ حنا نکلتی ہے

یہن کے سرمئی کپڑے ہماری ماتم مین
نیام چشم سے تیغ ادا نکلتی ہے

کسی کے جور سے ہوتا ہی خوش کوئی غمگین
کسی کے دل سے کسی کو دعا نکلتی ہی

اُس آفتاب سے رخ کو چھپائے خاک نقاب
حجاب ابر سے جیسے کہ ضیا نکلتی ہے

خبر لو جاتی ہے میت تمہارے کوچہ سے
رقیب خوش ہین کہ گھر سے بلا نکلتی ہی

چمن مین اوڑھ کے بگولے لپٹنے لگتے ہین
گلون سے ملکے جو باد صبا نکلتی ہے

ہماری قبر پہ ٹھوکر لگا کے فرمایا
اسی مقام سے بوے وفا نکلتی ہے

کبھی کبھی شرم سے ہوتا ہی خون ارمان کا
حیا کے پردے مین چھپ کر قضا نکلتی ہی

کتاب عشق مومن کھول کر ذرا دیکھو
مریض ہجر کی کوئی دوا نکلتی ہے

یون تو تابو مین بھلا کب دل زار آتا ہی
ہان تجھے دیکھکے کچھ کچھ تو قرار آتا ہی

موت آتی ہے نہ فرقت مین قرار آتا ہی
اتنی امید پہ جیتے ہین کہ یار آتا ہے

ہون وہ بیتاب کہ ثانی نہین کوئی میرا
برق جس شکل سے تڑپے بیقرار آتا ہی

ہائے کس ناز سے کہتا ہے سر قبر کوئی
میرے مجنون مجھے اب تجھپہ پیار آتا ہے
میرے مرنیکا نہین ہے اگر اُسکو صدمہ
ابر روتا ہوا کیون زار و قطار آتا ہے
فتنۂ حشر ہے یا برق ہے یا شعلہ ہے
یا کوئی ماہ جبین سوے مزار آتا ہے
صورت برق جو پہلو مین طپیان ہے ہر دم
دل مضطر تجھے کس وقت قرار آتا ہے

دشت غربت مین قدم رکھتا ہون جب اے منن
پیشوائی کو مری گرد و غبار آتا ہے

خود بخود لاش نہین زیر کفن ہلتی ہے
دل جو بیتاب ہے تو ہر رگ تن ہلتی ہے
کیا وہ ٹھوکر سے جلاتے ہین کسی مردیکو
کیون زمین آج تہ چرخ کہن ہلتی ہے
نئے انداز سے وہ قتل کو آئے ہین مرے
جنبش ابرو کو ہے ماتھے کی شکن ہلتی ہے
خوش خرامی نے کیا کس کی یہ محشر برپا
کہ شجر جھومتے ہین شاخ چمن ہلتی ہے
روح گھبراتی ہے میری قفس خاکی مین
تیری شمشیر جو اے رشک چمن ہلتی ہے
اسقدر نالے نہ کر بلبل شیدا ایکدم جا
کہ شجر گرتے ہین دیوار چمن ہلتی ہے
ہے یہ انداز نیا اور نرالی ہے ادا
اوڑھتے ہین جو دوپٹہ تو کرن ہلتی ہے
آج گلشن مین عجب ہمنے تماشہ دیکھا
گدگداتی ہے صبا شاخ چمن ہلتی ہے

عہد پیری مین کسے زیست کی امید منن
منہدم ہونے کو دیوار کہن ہلتی ہے

عارضی حسن ہے ایجان رہے یا نہ رہے
چار دن کا ہے یہ مہمان رہے یا نہ رہے
جان ہم عشق و محبت مین کبھی دیدینگے
کہے دیتے ہین تمہین دہیان رہے یا نہ رہے
بزم عالم مین بسر لطف سے کر آج ایدل
کل خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے
آج پیغام وصال اُنکو مین دونگا جاکر
چاہے اب اس مین میری جان رہے یا نہ رہے
وعدۂ وصل کو وہ بھول نہ جائین یارب
ابھی کمسن ہین اُنھین دہیان رہے یا نہ رہے
ترک اب عشق و محبت کو کیا ہے مین نے
دل مین چاہے کوئی ارمان رہے یا نہ رہے

باز آئین گے نہ ہم عشق بتان سے منن
دل رہے یا نہ رہے جان رہے یا نہ رہے

چشم نم یون کوچۂ جانان مین ہم ہر دم رہے
جس طرح باغ جہان مین قطرۂ شبنم رہے

روتے روتے ہجر مین کیا جانے کیا یاد آگیا
کچھ مژہ پر قطرۂ ہاے اشک اگر تھم رہے

خون ناحق کی شہادت کے لیے کافی ہو یہ
دامن قاتل پہ جو دہبے لہو کے جم رہے

سامنے میرے ہی وہ جاتے ہین بزم غیر مین
المدد اے ضبط مجکو کب تاب اسکا غم رہے

آج اس انداز سے وہ آئے قتل عام کو
تیوری بدلی رہی روٹھی رہی برہم رہے

حشر کے دن امتحان پیش خدا دونون کا ہے
لطف ہے اونکی جفا میری وفا سے کم رہے

یہ دعا ہے داور محشر سے اپنی اے سخن
ہو غم حسینؑ دنیا مین اگر کچھ غم رہے

یہ طرز گفتگو اثر ہے پیغام قضا لائی
تمہاری خوش بیانی موت میری بر ملا لائی

شمیم زلف جو گلزار مین باد صبا لائی
گلون کی جان بخشی کی بہار جانفزا لائی

یہ کیا صدمہ ہوا گل کو کسی گلچین کی ہاتھون سے
یہ نالہ کیون زبان عندلیب خوشنوا لائی

کسی کو جان سے مارا کسی نیجان چھوڑا
نرالہ رنگ مقتل مین کوئی تیغ ادا لائی

جگر پکڑے ہوے وہ دونون ہاتھون سے چلا آیا
شب فرقت مین بس تاثیر یہ آہ رسا لائی

تمنا ہے جدا ہو سر تمہارے دست نازک سے
مجھے مقتل مین جو کھینچے ہوے میری قضا لائی

کوئی زخمی کوئی بسمل کوئی تڑپا کوئی لوٹا
تمہاری جنبش ابرو نیا رنگ جفا لائی

ہوے شاداب گل سرسبز ہے باغ عالم کے
نسیم صبح یہ کیسی بہار پر فضا لائی

یہ شوخی دیکھیے رنگ حنا کی دست قاتل مین
کہ خون عاشق جانباز کا دریا بہا لائی

وہ خود آئین گے یا مجھکو بلا یا اپنی محفل مین
بتا دے سچ سچ اے باد صبا پیغام کیا لائی

وہ غمگین ہو گئے سنکر مری نالونکو فرقت مین
قیامت اور تیرے سر پہ مری آہ رسا لائی

خیال زلف ہی کیا کم تہا مجھ لاغر کو اے سخن
شب فرقت جو میرے سر پہ اک تازہ بلا لائی

آئے بن ٹھن کے جو محفل مین سنور نیوالے
مر گئے اور بھی یہ دیکھ کے مر نیوالے

ناز سے کہتے ہین یہ قتل کے کرنیوالے
مرنے کو چاہین نہ آئین کبھی مرنیوالے

خواہش وصل بیان کر گئے کرنیوالے
آج کچھ بھی نہ ڈرے آپ سے مرنیوالے

حور جنت کی مبارک تمھین واعظ ہم تو
فخر حوران بہشتی کے ہین مرنے والے

حسرت دید مری آنسے بیان کر دینا
ہاے کس یاس سے یہ کہہ گئے مرنیوالے

نزع مین بھی نہ ذرا آئے عیادت کیلئے
حسرت دید لئے جاتے ہین مرنے والے

یار کو عذر نزاکت نہین آنے دیتا
اور کچھ دیر کے مہمان ہین مرنیوالے

دلکی خواہش ہے انھین جان بھی حاضر ہو مری
ایسی باتون سے کوئی اور ہین ڈرنیوالے

بند محرم نہ کسو زور سے سمجھو تو ذرا
کہین روکے سے بھی رکتے ہین ابھرنیوالے

کوچہ یار مین بخوف و خطر جاتے ہین
عاشق زلف نہین موت سے ڈرنیوالے

سرفروشون کا ہے انبوہ خبر ہے تجھکو
تیغ کھینچے ہوئے مقتل مین گذرنیوالے

آئینہ انکو دکھا کر مین یہ کہتا ہون مضن
دیکھئے سامنے بیٹھے ہین مکرنیوالے

گڑ گئے زیر زمین کہہ کے یہ گڑنیوالے
قبر پہ روٹھنا آ کے بگڑنیوالے

ہم تو پہلے ہی سے بیٹھے ہین منانے کیلئے
اک ذرا آئین تو خلوت مین بگڑنیوالے

غصہ کہتا ہے کہ اک ہاتھ مین ہو کام تمام
ناز کی کہتی ہے تھم جائین بگڑنے والے

آج بوسے لب نازک کیلئے لے کنگھی
اور بگڑا ہی کئے خوب بگڑنے والے

آج کیا میری دعاؤن نے اثر دکھلایا
اب تو کچھ خوش نظر آتے ہین بگڑنے والے

کہتے ہین دل میرے تلوون سے ملو تم اپنا
اتنی سی بات پہ بگڑے ہین بگڑنیوالے

یہ ملا لطف منانے مین کہ مین کہتا ہون
پھر بگڑ ناز سے اے میرے بگڑنے والے

نہ ترا ہی دل ایسا کہین زنہار یہان
میرے پہلو ہی مین بیٹھے ہین بگڑنیوالے

وصل کی شب بھی نصیب اپنا نہ جاگا مضن
آج بھی روٹھ گئے ہمسے بگڑنیوالے

تمکو خلوت مین اگر لائی ہے قسمت میری
میری جان دل سے نکل جائیگی حسرت میری

ہجر دلبر مین یہ ابتر ہوئی حالت میری
متحیر ہے اجل دیکھ کے صورت میری

تمکو دیکھا تمہین چاہا تو کسی کو کیا
دل مرا آنکھ مری اور طبیعت میری

نہ شکایت ہے کسی کی نہ گلہ ہے تیرا
باعث غم ہے یہ کمبخت محبت میری

لوٹ لے خوب مزے وصل بتانکے اے دل
غیر کے گھر مین ہے مہمان شب فرقت میری

وصل کا ذکر کسی سے بھی نہین مین کرتا
آپ شرماتے ہین کیون دیکھکے صورت میری

حشر مین کوئی نہ پہچانیگا واللہ مجھے
انکی فرقت مین بدل جائیگی صورت میری

شب بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سحر آپہونچی
اے فلک تجھسے نہ دیکھی گئی عشرت میری

کس طرح عیش میسر ہو جہان سے دشمن
باعث رنج وہی عام ہے راحت میری

تیری فرقت مین ہو دن رات تصور تیرا
تیری تصویر ہو زینت وہی خلوت میری

ناصحا صبر کرون خاک بھلا فرقت مین
زور ہے دلپہ نہ قابو مین طبیعت میری

چل کے صحرا کو اب آباد کرونگا مین بھی
جوش پر عشق ہے زور و نہ ہو وحشت میری

تری تصویر خیالی کا مزا لوٹونگا
شامل عیش رہیگی شب فرقت میری

واہ کیا دن تھے کہ جب وصل تھا اُس گل سے حسن
رنج سے آج مبدل ہوئی راحت میری

خود بخود جھکتا ہے سر تیغ ادا کے سامنے
بس نہین چلتا ہے کچھ اپنا قضا کے سامنے

رو بروے غیر کیا کیا آشنا کے سامنے
بیمروت تو ہے کہہ دونگا خدا کے سامنے

دیکھ لو آنکھونسے تم مجھکو بلا کے سامنے
دل سپر ہو جائیگا تیغ ادا کے سامنے

اسطرح عاشق ہین سب اُس مہ لقا کے سامنے
جسطرح تارے ہین شمس الضحیٰ کے سامنے

ناز و انداز و ستم جور و جفا کے سامنے
جان من کرتا ہو نہین کس کس بلا کے سامنے

وصل مین بھی وہ ستمگر چال سیدھی کر گیا
قصۂ فرقت سنا شب بھر بٹھا کے سامنے

قتل کے پہلے زبان کاٹی ستمگر تونے کیون
مین اشارہ نہین کہونگا سب خدا کے سامنے

مجھ نحیف و ناتوان پر ظلم اتنا اے فلک
یہ تو بتلا دے کہیگا کیا خدا کے سامنے

منھ سے نکلی گی اگر پہنچے گی باب عرش تک
دست بستہ ہے اثر حاضر دعا کے سامنے

ہوش مین آؤ ذرا اے ناصحو بکتے ہو کیا
تذکرہ اپنی وفا کا بیوفا کے سامنے

عشق مین اُس کاکل خمدار کے ایذا مین
دیکھیے کرنا پڑین کس کس بلا کے سامنے

جب کہا مر جاونگا فرقت مین شوخی دیکھیے
رکھدیا ظالم نے اک خنجر اوٹھا کے سامنے

جب کمان چشم سے نکلا کوئی تیر ستم
حضرت دل ہو گئے خود تلملا کے سامنے

کیا مزا محشر مین آیا ہمکو وقت باز پرس
وہ ہمارے سامنے تھے ہم خدا کے سامنے

اپنی یکتائی کا دعویٰ آپ باطل کر دیا
آئینہ کیون رکھلیا تمنے اٹھا کے سامنے

یاد تو کچھ بھی نہین کل محفل اغیار مین
کہہ گئے ہم کیا بات نا آشنا کے سامنے

شوق سے کہدالیے جو آپکے دل مین ہو بات
ہو گئے خاموش کیون مجکو بلا کے سامنے

آنکھ کے ابرو کا اشارا ہے سر قتل یہی — کیون چلے آتے ہین سب تیغ جھکا کے سامنے
شوق سے آئین چھپا کر روے انور وہ یہان — دیکھ لونگا حشر مین انکو خدا کے سامنے

میرے شکوون سے انھین انکار ہوگا حشر مین
دل لگی ہوگی عجب منّن خدا کے سامنے

تمت

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت لکھنوی استاد مصنف

واہ کیا دیوان ہے صلّ علے — جس سے روشن ہے طبیعت کا کمال
کس غضب کی شوخیان ہین نظم مین — ہر ادا جسکی انوکھی بے مثال
ہر غزل ہے واقعی جان سخن — شاہد مضمون پریرو خوشجمال
شعر ہے یا سچے موتی کی لڑی — مصرعہ تو باغ معنی کا نہال
بہر سال طبع ہاتف نے کہا — لکھ۔ بہار گلشن نازک خیال

۲۷ ۱۳ھ

تاریخ مصنف

ہمنے اپنے مختصر دیوان کو — کر دیا ہے آج نذر اہل فن
دل کے بہلانے کا ہے یہ مشغلہ — باغ خوش تاریخ ہے اسکی منّن

۱۹۰۹ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار جناب سید مرتضے حسین صاحب عارف پیارے صاحب لکھنوی خلف جناب سید احمد حسین صاحب احمد شاگرد رشید تلمیذ لکھنوی

فی الحقیقت کلام بے مثل است — قابل دید پرستین جہان
بے نظیر است ہر غزل ہر شعر — رشک بدر منیر این دیوان
عیسوی سن ہمین بگفت مبین — نظم شد حال عاشق جانان

۱۹۰۹ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار شاعر شیرین گفتار جناب مرزا سجاد علیخان صاحب عرف للّن صاحب دماغ لکھنوی برادر مصنف

نقطہ ہر اک کلی ہے ہر اک لفظ پھول ہے — دیوان تازگی مین ہے غیرت دہ چمن
سنہ روے آسمان سے تاریخ اے دماغ — باغ جہان مین کیون نہ کھلے گلشن منن

۱۹۰۹ء

کتب خانہ تجارت

ہمارے کتبخانہ مین ہر قسم کی کتابین اُردو فارسی عربی کفایت اور رعایت سے
ملتی ہین بازاری قیمت اور فہرستی دام نہین لئے جاتے ہین اور کمیاب کتابین تلاش کرکے
روانہ کیجاتی ہین تاجرونکے ساتھ ہر قسم کی رعایت کیجاتی ہے فرمایش کے خلاف کوئی کتاب
روانہ نہین ہوتی ایکمرتبہ فرمایش بھیجکر بمقابلہ دوسرے تاجرونکے ہمارے مال کا اندازہ کیجئے تو شاید آپکو ہماری
دوکان سے مال منگوانے پر مجبور ہونا پڑے مال کی عمدگی دام کی کفایت معاملہ کی صفائی کمیاب
کتب کی بہم رسانی قلمی اور شاہی کتابون کی موجودگی ہماری طرف خریدار کو رجوع ہونے کی
سفارش کرتی ہین۔

نیاز مند
خواجہ محمد عبد الرؤف عشرت تاجر کتب چوک لکھنؤ

نظر کرم

ہمارے کتبخانہ مین جملہ قسم کی کتابین عربی فارسی اُردو ناگری جدید ناول قصص وغیرہ
فروخت ہوتے ہین جن حضرات کو ضرورت ہو سرفراز فرمائین۔

نظر لطف گر ادہر کیجئے　　کچھ مدد اس حقیر کو دیجئے
ہے خریدار سے یہ عرض مبین　　جو جو مرغوب طبع ہو لیجئے

نیاز مند
سید مرتضیٰ حسین عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ متصل مکان نواب آغا امراؤ بہادر صاحب مرحوم

نوٹ یہ کتاب خواجہ محمد عبد الرؤف صاحب چوک لکھنؤ و سید مرتضیٰ حسین صاحب تاجر کتب بر دروازہ مکان نواب آغا امراؤ بہادر مرحوم چوک لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔